بُرے گمان کے نقصانات

ماہانہ مدنی مشوروں کے مدنی پھول

جنوری 2026ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بُرے گمان کے نقصانات

درود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کیلئے غسل و طہارت ہوتی ہے اور مومنوں کے دل کو زنگ سے صاف کرنے کا سامان مجھ پر درود پڑھنا ہے۔[1]

صلّوا علی الحبیب صلّی اللہُ علٰی محمد

دینِ اسلام وہ عظیم دین ہے جس میں انسانوں کے باہمی حقوق اور معاشرتی آداب کو خاص اہمیت دی گئی اور ان چیزوں کا خصوصی لحاظ رکھا گیا ہے اسی لئے جو چیز انسانی حقوق کو ضائع کرنے کا سبب بنتی ہے اور جو چیز معاشرتی آداب کے بر خلاف ہے اس سے دینِ اسلام نے منع فرمایا اور اس سے بچنے کا تاکید کے ساتھ حکم دیا ہے، ان اَشیاء میں سے ایک چیز "بدگمانی" ہے جو کہ انسانی حقوق کی پامالی کا بہت بڑا سبب اور معاشرتی آداب کے انتہائی بر خلاف ہے، اس سے دینِ اسلام میں خاص طور پر منع کیا گیا ہے۔

گُمان کی اَقسام

واضح رہے کہ گمان اچھا بھی ہوتا ہے اور برا بھی۔ اچھا گُمان (یعنی حسنِ ظن) اللہ پاک کے ساتھ رکھنا واجب ہے اور نیک مسلمان کے ساتھ اچھا گمان رکھنا مستحب ہے۔[2]
اسی طرح برا گمان جائز بھی ہو سکتا ہے اور ناجائز بھی۔

1 ...القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم، ص140، دار الکتاب العربی بیروت
2 ...تفسیر خزائن العرفان، پ26، الحجرٰت، تحت الآیۃ 12 ملخصاً

(1) بد گمانی کب جائز ہو گی؟

بعض صورتوں میں بد گمانی جائز ہوتی ہے مثلاً: جو اعلانیہ گناہِ کبیرہ کا ارتِکاب کرتا ہو اور فِسق میں مشہور ہو تو اُس کے بارے میں بد گُمانی کرنا جائز ہے۔[1]

اسی طرح اگر کسی قرینے (یعنی انداز اور علامت) سے اُس کا ایسا ہونا ثابِت ہوتا ہو تو اَب بد گمانی حرام نہیں۔ مثلاً کسی کو (شراب کی) بھٹی میں آتا جاتا دیکھ کر اُس کے شراب خور ہونے کی بد گمانی پیدا ہوئی تو اس میں بد گمانی کرنے والے کا قصور نہیں کیونکہ شراب خانے میں آنے جانے والے نے خود کو تہمت کی جگہ سے کیوں نہ روکا۔[2] یونہی جب نقصان میں مبتلا ہونے کا قَوِی اِحتِمال ہو۔ مثلاً کسی کے ساتھ کاروباری شَراکت کی یا خرید و فروخت کی یا کرائے پر کوئی چیز لی اور سامنے والے کی کسی مشکوک حَرَکت کی وجہ سے دِل میں بے اِختیار بد گُمانی پیدا ہوئی اور اس بد گمانی کی بُنیاد پر ایسی اِحتِیاطی تدابیر اِختیار کیں جس سے سامنے والے کو کوئی نقصان نہ پہنچے تو ایسا کرنا جائز ہے کیونکہ اس طرح کے معاملات میں اگر یہ شخص حسنِ ظن ہی قائم کرتا رہ جائے تو نقصان میں مبتلا ہونے کا قَوِی اِمکان ہے۔

علامہ اِسماعیل حقی رحمۃُ اللہِ علیہ تفسیر روح البیان میں لکھتے ہیں: بعض گُمان مُباح (جائز) ہیں جیسے امورِ معاش یعنی دُنیاوی معاملات اور معاش کی مُہِمّات میں بد گُمانی کرنا۔ بلکہ ان اُمور میں بد گُمانی کرنے میں ہی سلامتی ہے۔[3]

البتہ یہ یاد رہے کہ فاسقِ معلن اور اہلِ معصیت وغیرہ سے بد گُمانی جائز ہونے کا یہ

---

1 ...تفسیر قرطبی، پ26، الحجرات، تحت الآیۃ:12، 8/205، ملخصاً

2 ...فتاویٰ امجدیہ، 1/123 بتغیرِ قلیل

3 ...تفسیر روح البیان، پ26، الحجرات، تحت الآیۃ:12، 9/84

مطلب نہیں ہے کہ (اب) ہم ان کی بدگوئی کرنا یا عیب اُچھالنا شروع کر دیں بلکہ ایسی صورت میں رضائے الٰہی کے لئے صرف دِل میں انہیں بُرا سمجھا جائے۔ (1)

(2) بدگُمانی کب ممنوع ہے

بدگمانی کی دوسری صورت وہ ہے جو ناجائز اور گناہ ہے، جیسے اللہ پاک کے ساتھ بُرا گُمان رکھنا اور نیک مومن کے ساتھ برا گُمان رکھنا۔ (2)

نوٹ: اللہ پاک سے بدگُمانی کا مطلب یہ ہے کہ یہ گُمان رکھنا کہ اللہ پاک مجھے رِزْق نہیں دے گا یا میری حِفاظت نہیں فرمائے گا یا میری مدد نہیں کرے گا وغیرھا۔ (3)

اسی بدگمانی سے بچنے کا قرآنِ مجید میں حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘-اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (پ26، الحجرات:12)	ترجَمۂ کنز العرفان: اے ایمان والو! بہت زیادہ گمان کرنے سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے۔

اس آیت کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں ہے کہ مومن صالح کے ساتھ برا گمان ممنوع ہے، اسی طرح اس کا کوئی کلام سن کر فاسد (برے) معنٰی مراد لینا باوجود یہ کہ اس کے دوسرے صحیح معنی موجود ہوں اور مسلمان کا حال ان کے موافق ہو، یہ بھی گمانِ بد میں داخل ہے۔ (4)

1 ...الحدیقۃ الندیۃ، المقام الخامس تمام المقامات الخمسۃ التی فی الغضب، 2/12 ملخصًا
2 ...تفسیر خزائن العرفان، پ26، الحجرات، تحت الآیۃ 12 بتغیرِ قلیل
3 ...الحدیقۃ الندیۃ، المقام الخامس تمام المقامات الخمسۃ التی فی الغضب، 2/7
4 ...تفسیر خزائن العرفان، پ26، الحجرات، تحت الآیۃ 12

بدترین جھوٹ

اس بدگمانی کی حدیثِ پاک میں بھی مذمت بیان کی گئی ہے، چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ”بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور دوسروں کے عیب تلاش نہ کرو اور کسی کی جاسوسی نہ کرو، کسی سے حسد نہ کرو، دوسروں سے پیٹھ نہ پھیرو، دوسروں سے بُغض نہ رکھو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! بدگمانی ایسی بُری عادت ہے جو کئی دوسرے گناہوں کا دروازہ کھول دیتی ہے۔ مثلاً:

1) جس کے بارے میں بدگمانی کی، اگر اُس کے سامنے اِس کا اظہار کر دیا تو اُس کی دل آزاری ہو سکتی ہے اور شرعی اجازت کے بغیر مسلمان کی دل آزاری حرام ہے۔

2) اگر اس کی غیر موجودگی میں دوسرے کے سامنے اپنے برے گمان کا اظہار کیا تو یہ غیبت ہو جائے گی اور مسلمان کی غیبت کرنا حرام ہے۔

3) بدگمانی کرنے والا محض اپنے گمان پر صبر نہیں کرتا بلکہ وہ اس کے عیب تلاش کرنے میں لگ جاتا ہے اور کسی مسلمان کے عیبوں کو تلاش کرنا ناجائز و گناہ ہے۔

4) بدگمانی کرنے سے بُغض اور حسد جیسے خطرناک اَمراض پیدا ہوتے ہیں۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ بدگمانی کا عادی شخص ایک تو دینی اعتبار سے کافی نقصان اٹھاتا ہے کہ اس ایک گناہ کے سبب مزید کئی گناہوں کا مرتکب ہو جاتا اور اپنی آخرت تباہ کر بیٹھتا ہے۔ نیز ایسا انسان دنیوی اعتبار سے بھی خود کو کئی نقصانات پہنچاتا ہے۔

1 ...بخاری، کتاب الادب، باب یایھا الّذین امنوا۔۔۔الخ، ص1510، حدیث:6066

2 ...تفسیر صراط الجنان، پ26، الحجرات، تحت الآیۃ:12، 9/435 تا 436

آیئے ان میں سے چند سنتے ہیں:

بُرے گمان کے نقصانات

ذہنی بے سکونی: بدگمانی انسان کو مسلسل شک، بے چینی اور وسوسوں میں مبتلا رکھتی ہے، جس سے ذہنی سکون ختم ہو جاتا ہے۔

تعلقات میں خرابی آنا: بدگمان اور شکی مزاج انسان اپنی گفتگو میں بھی دوسروں پر شکوک وشبہات کا اظہار کرتا رہتا ہے، جس سے اس کے تعلقات بگڑتے اور لوگ اس سے دور ہوتے ہیں۔

عزت ووقار میں کمی: اس شخص کی عزت ووقار دوسروں کی نظروں میں کم ہو جاتی ہے اور یوں اس کی ساکھ کمزور ہو جاتی ہے۔

نامناسب / غلط فیصلے کرنا: ایسا شخص اعتماد کی دولت سے محروم ہوتا ہے، ایسی صورت میں وہ شخص ایسے فیصلے بھی کر گزرتا ہے جو نقصانات کا سبب بنتے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! بدگمانیاں پالنے والا انسان جس طرح اپنی شخصیت اور عزت ووقار کو نقصان پہنچاتا ہے اسی طرح ایسا شخص اگر کسی بڑے عہدے پر فائز ہو، کسی ادارے یا تنظیم میں نمایاں مقام رکھتا ہو تو وہ اپنی اس عادت کی وجہ سے اپنے ادارے یا تنظیم کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔ آیئے اس کی چند مثالیں سنئے!

بُرے گمان کے تنظیم پر اثرات

گروپ بندی قائم ہونا

کسی ذمہ داری پر فائز شکی مزاج انسان بلاوجہ ہر ایک کے بارے میں بدگمانیاں پالتا

رہتا ہے، بعض اوقات یہ اپنے ان خیالات کے سبب دوسروں کو بھی اپنا ہمنوا بنالیتا ہے، یوں ادارے یا تنظیم میں گروپ بندیوں، چہ مگوئیوں اور سازشوں کی فضا قائم ہو جاتی ہے۔

کام تاخیر کا شکار

اداروں اور تنظیموں میں کئی کام ٹیم ورک سے ہوتے ہیں اور کئی کام دوسروں پر اعتماد کرتے ہوئے ان کے حوالے کئے جاتے اور ذمہ داریاں دی جاتی ہیں، بدگمانی کا عادی شخص ہمیشہ دوسروں پر عدمِ اعتماد کا اظہار کرتا ہے کہ نہیں فلاں شخص یہ کام نہیں کر سکتا، اس میں یہ صلاحیت نہیں، اُس میں کہاں یہ بات کہ وہ یہ کر سکے وغیرہ، ایسا شخص دوسروں کے معاملے میں ہمیشہ غیر مطمئن رہتا ہے اور یوں کئی اہم کام تاخیر کا شکار رہتے ہیں۔

قابل افراد سے محرومی

شکی مزاج شخص اپنی عادت کی وجہ سے ادارے یا تنظیم میں موجود قابل، مخلص یا ذہین افراد کی نیتوں پر بھی بدگمان رہتا ہے۔ بعض اوقات ایسی چیزیں سامنے آنے پر قابل اور مخلص افراد دل برداشتہ ہو کر تنظیم / ادارہ چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔

تنظیم کی ساکھ کمزور ہو جاتی ہے۔

بدگمانیوں کا بازار گرم کرنے والا شخص بسا اوقات تہمتوں کا سلسلہ شروع کر دیتا ہے جس کی وجہ سے جھگڑے اور اختلافات بڑھ جاتے ہیں، یہ چیزیں عوام الناس کو تنظیم سے متنفر کرنے کا باعث بنتی ہیں اور یوں تنظیم کی ساکھ متاثر ہوتی ہے۔

بدگمانی سے بچنے کا حل

پیارے اسلامی بھائیو! جب تک شریعت اجازت نہ دے ہمیشہ ہر حال میں اپنے

مسلمان بھائیوں سے حسنِ ظن رکھیں، بغیر تحقیق کسی فرد کے بارے میں کوئی رائے قائم نہ کریں، اپنی گفتگو کے ذریعے دوسرے مسلمانوں کو شکوک وشبہات میں مبتلا کرکے دینی کاموں کو نقصان پہنچانے کا ذریعہ نہ بنیں، باہمی اختلافات کو تنظیمی اصولوں کی روشنی میں حل کریں۔اے کاش ہمارا یہ ذہن بن جائے کہ میرے کسی قول یا فعل سے دین کی خدمت کرنے والی اس پیاری تنظیم دعوتِ اسلامی کی کو نقصان نہ پہنچے، اس کی ساکھ پر کوئی حرف نہ آئے، اس کا دینی کام نہ رُکے۔اس کے لئے ہمیں اسلامی تعلیمات پر مضبوطی سے عمل کرنا ہوگا، باطنی امراض پر قابو پانا ہوگا اور اپنے دل میں پیدا ہونے والے خیالات کو پاک کرنا ہوگا۔اللہ پاک ہمارے دلوں کو پاک کرے اور ہمیں تمام تر باطنی بیماریوں سے محفوظ رکھے۔اٰمین بِجاہِ خاتَم النّبیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم